کتاب الجرح والتعدیل ــــ ایک جائزہ

(امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب کا تعارف، منہج اور جائزہ)

ڈاکٹر محمد منیر ☆
حافظ حامد حماد ☆☆

Abstract:

"Hadith is the second most important source of Islamic teachings. Different types of knowledge came into existance to protect Hadith such as Usool e Hadith, Usool e Fiqh and Ilal e Hadith etc. Jarh wa Tadeel (جرح و تعدیل) is one of these logical tools which discusses about the biography and status of a narrator to accept or reject his narration. There is a lot of available published literature related to this topic. ''Kitabul Jarh wat Tadeel'' by Imam Ibne Abi Hatim has played a key role to develop the basics of this knowledge. This article is basically a littel effort about this book for its introduction, theme and its review."

دین اسلام کے بنیادی مصادر ''قرآن وحدیث'' ہیں۔ان کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالی نے اٹھایا اور اس نے اپنے بندوں سے اس کی حفاظت کا کام لیا۔اس ضمن میں حدیث کی تحقیق اور چھان پھٹک کے لیے رجال حدیث کا ایک بڑا ذخیرہ وجود میں آیا۔ اس کے علاوہ حدیث کی تحقیق کے اصول ، اصطلاحات فن اور دیگر بہت سے علوم بنے۔اسی کی بدولت دنیا میں پہلی مرتبہ تقریبا پانچ لاکھ لوگوں کے حالات،تواریخ،سوانح اور مراتب پر مشتمل علم رجال سامنے آیا جس پر بجا طور پر مسلمان فخر کر سکتے ہیں،اسی بنا پر امت مسلمہ کو دیگر اقوام عالم پر برتری اور فوقیت حاصل ہوئی کہ دیگر تمام امتیں مل کر بھی اس کی ادنی نظیر لانے سے قاصر ہیں۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی،فیصل آباد
☆☆ لیکچرار،شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی،فیصل آباد

مشہور مستشرق مارگولیتھ (D.S Margoliouth.1940-199) لکھتا ہے: ''مسلمان اپنے علمِ حدیث پر جس قدر چاہیں فخر کر سکتے ہیں۔''(۱)

انہی قابلِ قدر علوم میں سے ایک علم ''جرح وتعدیل'' ہے، جس میں راویوں کی ثقاہت و دیانت اور ان پر جرح کے بارے میں مخصوص الفاظ، الفاظ کے درجات اور راویوں کے احوال پر بحث ہوتی ہے۔

علم جرح وتعدیل کی اہمیت

دین و دنیا میں انسان بہت سی معلومات کے لیے اخبار وروایات پر ہی اعتماد کرتا ہے اور ان اخبار میں حق و باطل، صدق و کذب اور غلط و صواب سب کچھ موجود ہو، تو اسے لازمی طور پر صحیح و درست کی تمیز کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب کہ دین کا معاملہ تو بہت نازک ہے کہ اس کے ہر حکم میں گویا حکم الٰہی کی ترجمانی کی جاتی ہے لہٰذا ان روایات کے بیان اور حفظ میں احتیاط کے تمام اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

اللہ تعالی نے امت مسلمہ کے لیے ایسے ائمہ پیدا کیے جنہوں نے تفسیر قرآن، سنت رسول اللہ ﷺ، آثارِ صحابہ و تابعین اور قضایا و فتاوی کی حفاظت کا حق ادا کر دیا، ان تمام چیزوں کو انہوں نے سند کے ساتھ بیان کرنے کا التزام کیا اور دوسروں پر بھی اسے لازم ٹھہرایا۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے:

''الإسناد من الدين ولو لا الإسناد لقال من شاء ما شاء''

(سند دین کا حصہ ہے اگر سند نہ ہوتی ہر آدمی جو چاہتا کہتا رہتا۔)

علم جرح وتعدیل کے اولین نقوش

روایت میں احتیاط اور راویوں کے متعلق تفتیش کی ابتدا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دور سے ہوتی ہے جیسا کہ امام مسلم نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں اس کی کچھ مثالیں ذکر کی ہیں، اسی طرح امام مسلم اپنی سند کے ساتھ امام محمد بن سیرین تابعی سے نقل کرتے ہیں: ''اس سے قبل لوگ اسناد کے بارے میں نہ پوچھتے تھے، پھر جب فتنہ رونما ہوا تو وہ کہنے لگے:

''ہمیں اپنے رجال کے نام بتاؤ، اہل سنت کو دیکھا جائے گا اور ان کی حدیث کو لیا جائے گا اور اہل بدعت کو دیکھ کر ان کی حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا۔''(۲)

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ امام ابراہیم نخعی کا قول ذکر کیا ہے: ''اسناد کے متعلق مختار (ابن أبی عبید ثقفی) کے دنوں میں پوچھا جانے لگا۔''(۳)

اسی طرح امام شعبی کو ربیع بن خثیم نے عمرو بن میمون کے واسطہ سے حدیث سنائی کہ جو شخص **لاإله إلا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد۔۔۔** پڑھے اسے یہ ثواب ملے گا۔ امام

شعبی فرماتے ہیں میں جا کر عمرو بن میمون سے ملا اور پوچھا کہ آپ کو کس نے حدیث بیان کی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے سنائی۔''

امام یحیی بن سعید قطان فرماتے ہیں: ''یہ سند کے متعلق سب سے اولین تحقیق ہے۔''(۴)

جرح وتعدیل کی ابتدائی تصنیفات میں امام لیث بن سعد (۱۷۵ھ) کی تاریخ، امام عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ) کی کتاب کا ذکر ملتا ہے۔(۵)

اسی طرح امام ذہبی نے ذکر کیا ہے کہ ولید بن مسلم (۱۹۵ھ) کی بھی تاریخ رجال کے بارے میں ایک کتاب ہے۔(۶)

جن ائمہ نے اس علم کو ایک مستقل فن کے طور پر مدون کرنے کا بیڑا اٹھایا، ان میں سے ایک اہم نام امام عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم کا ہے۔ ''کتاب الجرح والتعدیل'' امام ابن ابی حاتم کی وہ گراں مایہ تصنیف ہے جو علم اسماء الرجال اور جرح وتعدیل میں ایک بنیادی سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب تحقیق حدیث اور محدثین کے روایت ودرایت میں اعلی اور صحیح ترین طریق انتخاب کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ ان سطور میں مصنف کے مختصر تعارف کے بعد ہم اس کتاب کی اہمیت اور اسلوب پر بالاختصار روشنی ڈالیں گے۔

امام ابن ابی حاتم

اس کتاب کے مصنف 'رے' کے مشہور محدث اور نقاد امام عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس بن المنذر بن مہران، ابومحمد، ابن ابی حاتم الحنظلی الرازی ہیں، امام سمعانی نے الانساب میں ذکر کیا ہے کہ لفظ حنظلی 'رے' کے علاقے میں ایک گھاٹی کی طرف نسبت ہے۔

امام ابن ابی حاتم دوسو چالیس (۲۴۰) ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عمر میں انہوں نے مشہور قاری فضل بن شاذان سے قراءت قرآن سیکھی، اس کے بعد اپنے والد امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ رازی وغیرہ علماء سے علم حدیث حاصل کیا۔ پھر انہوں نے دوسو پچپن (۲۵۵) ہجری میں اپنے والد کی معیت میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

اس کے علاوہ ان کے اساتذہ میں عبداللہ بن سعید الأشج، محمد بن مسلم بن وارہ، مسلم بن الحجاج جیسے کبار محدثین شامل ہیں اور اسی طرح ان کے شاگردوں میں الحسین بن علی التمیمی، ابواحمد حاکم الکبیر، علی بن محمد القصار اور امام ابوحاتم ابن حبان البستی جیسے مشاہیر شامل ہیں۔

ان کی امامت وجلالت، ثقاہت اور علمی مرتبہ پر سب آئمہ متفق نظر آتے ہیں، امام علی بن احمد الفرضی فرماتے ہیں:

''ما رأیت أحدا من عرف عبدالرحمن ذکر عنه جهالة قط''

(میں عبدالرحمٰن کے جاننے والوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جس نے ان سے کسی جہالت کا ذکر کیا ہو۔)

امام ابن ابی حاتم کی تصانیف میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

ا:التفسیر

امام ابن ابی حاتم کی یہ تفسیر چار جلدوں میں معروف تفسیر ہے۔ اکثر کتب تفسیر میں ان کے حوالے سے صحابہ، تابعین اور دیگر ائمہ کے تفسیری اقوال کو نقل کیا جاتا ہے، امام سبکی،(۷) بغدادی،(۸) زرکلی(۹) اور عمر کحالہ(۱۰) وغیرہ نے اپنی اپنی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ دار الفکر، بیروت سے اسعد محمد طیب کی تحقیق کے ساتھ چودہ مجلدات میں یہ تفسیر مطبوع ہے۔

۲:کتاب علل الحدیث

زرکلی، بغدادی، اور سبکی نے اپنی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب مصر سے دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل، پاکستان نے بھی اسے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔

۳:المسند

بغدادی، زرکلی، عمر کحالہ اور امام سبکی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کتاب ایک ہزار اجزاء پر مشتمل ہے۔

۴:فوائد الرازیین

امام ابن ابی حاتم کی اس کتاب کا تذکرہ امام سبکی نے اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں کیا ہے۔

۵:الفوائد الکبری

امام زرکلی اور بغدادی نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ امام سبکی نے شاید اسی کتاب کا نام الفوائد الکبیر لکھا ہے۔

۶:الزهد

زرکلی، بغدادی اور سبکی نے اپنی کتب میں ابن ابی حاتم کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور زرکلی نے زهد الثمانية من التابعين سے اسے موسوم کیا ہے۔

۷:المراسیل

زرکلی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل کی جانب سے ایک جلد میں طبع شدہ ہے۔

۸:الرد علی الجهمية

عمر رضا کحالہ، زرکلی، بغدادی اور سبکی نے اپنی کتابوں میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۹:کتاب الجرح والتعدیل

امام ابن ابی حاتم الرازی کی اس کتاب کا تذکرہ ہمیں معجم المولفین، الاعلام اور طبقات الشافعیہ الکبری میں ملتا ہے۔اسی کتاب کے منہج واسلوب پر اس مقالے میں گفتگو کی جائے گی۔

۱۰:مقدمۃ الجرح والتعدیل

یہ دراصل آپ کی کتاب الجرح والتعدیل پر آپ کا لکھا ہوا مقدمہ ہے۔زرکلی اور بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے اور زرکلی نے اسے تقدمۃ المعرفۃ بکتاب الجرح والتعدیل سے موسوم کیا ہے۔

ان دونوں کتابوں الجرح والتعدیل اور مقدمہ کو مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن نے ۱۹۵۲ میں ۹ جلدوں میں شائع کیا۔ان میں سے پہلی جلد مقدمہ پر مشتمل ہے۔

۱۱: الکنیٰ

زرکلی، بغدادی اور سبکی نے امام موصوف کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

۱۲:مناقب الشافعی

عمر رضا کحالہ، زرکلی، بغدادی اور سبکی نے اس کتاب کا حوالہ دیا ہے اور زرکلی نے اسے آداب الشافعی ومناقبہ لکھا ہے۔

یہ کتاب عبدالغنی عبدالخالق کی تحقیق سے دارالکتب العلمیہ، بیروت کی جانب سے ایک جلد میں مطبوع ہے۔

۱۳:بیان خطا البخاری

امام موصوف کی اس کتاب کا ذکر زرکلی نے کیا ہے۔

۱۴: کتاب المسائل

امام ابن ابی حاتم کی اس کتاب کا تذکرہ بغدادی نے اپنی کتاب ھدیۃ العارفین میں کیا ہے۔

کتاب کا جامع تعارف

کتاب الجرح والتعدیل شیخ الاسلام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (۳۲۷ھ) کی علم اُسماالرجال پر مشتمل ایک بنیادی اور مستقل حیثیت کی حامل کتاب ہے۔اس کتاب کی تیاری اور تحقیق (Editing) میں اساسی کردار مشہور یمنی عالم علامہ عبدالرحمٰن بن یحیی معلّمی نے ادا کیا۔عبدالرحمٰن بن یحیی معلّمی (۱۳۱۳ھ۔۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶۔۱۸۹۵)۱۸۹۵ میں یمن کے شہر عُتمہ میں پیدا ہوئے۔۱۳۴۱ میں ہندوستان کا سفر کیا اور ربع صدی تک حدیث اور تاریخ کی کتب کی تحقیق اور تصحیح کا کام کیا اور ۱۳۷۱ میں واپس مکہ چلے

گئے اور وہاں پر مکتبہ حرم مکی کے نگران مقرر ہوئے اور وہیں پر فوت ہوئے۔

کتاب الجرح و التعدیل کی تحقیق کرنے والوں میں ایک نام مشہور مستشرق ڈاکٹر کرنکو (Fr.Krenkow,1935-1876) کا ہے۔ڈاکٹر کرنکوف فریتش ایک جرمن مستشرق تھے، بعد میں وہ مشرف باسلام ہوگئے اور اپنا نام محمد سالم کرنکوی رکھا۔(۱۱)

ابن ابی حاتم کی یہ کتاب ماہرین فن اور علماء سلف وخلف کا اہم ترین مرجع رہی ہے اور اس کے نسخے ہر زمانے میں متداول رہے لیکن یہ مکمل کتاب پہلی مرتبہ تحقیق کے اہتمام کے ساتھ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ نے شائع کی۔

مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ نے تین اہم قلمی نسخوں پر اعتماد کرتے ہوئے مقارنہ کے بعد کتاب الجرح والتعدیل کو حیدر آباد دکن کی طرف سے ۱۳۶۱ھ میں زیور طبع سے آراستہ کیا۔ یہ تین نسخے درج ذیل ہیں:

۱۔ نسخہ کوپریلی (نمبر:۲۷۸)

۲۔ نسخہ مکتبہ مراد ملا (نمبر:۱۴۲۷)

۳۔ نسخہ دار الکتب المصریۃ (نمبر:۸۹۲)

مختلف نسخوں کے تقابل کے ساتھ ساتھ اس کی طباعت بھی نہایت خوبصورت اور عمدہ خط میں ہوئی، اسی نسخہ کو دار احیاء التراث العربی، بیروت نے دوبارہ شائع کیا۔

منہج کتاب

امام ابن ابی حاتم نے اس کتاب کو اس وقت تصنیف کیا جب اس فن میں مدون چیزیں بہت تھوڑی تعداد میں تھیں، اس کے باوجود یہ کتاب اپنی ترتیب، معلومات کی ثقاہت اور علمی اسلوب کے حوالے سے ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔علم جرح وتعدیل میں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ امام ذہبی کے اس قول سے لگایا جاسکتا ہے:

''ابن ابی حاتم کی کتاب ان کی وسعتِ علمی کی دلیل ہے۔''

کتاب کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے محقق کتاب علامہ عبدالرحمٰن معلّمی کا یہ قول کافی ہے:

''امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی تاریخ کبیر تالیف کی تو انہوں نے اپنے تئیں صحابہ کرام سے لیکر اپنے شیوخ کے طبقہ تک تمام راویوں کے احاطہ کی کوشش کی۔ امام بخاری کو درجہ امامت وجلالت اور اس فن میں سبقت کا اعزاز حاصل ہے اور ان کی کتاب 'تاریخ' کی اپنی اہمیت اور امتیازات ہیں تاہم امام بخاری کی تاریخ میں اکثر و بیشتر رُواۃ پر جرح وتعدیل کے اعتبار سے راویوں پر حکم کی صراحت موجود نہیں ہے۔

اس نقص کو امام بخاری کے معاصر اور علم و معرفت میں انہی کی مثل دو جلیل القدر اماموں: ابو حاتم محمد بن ادریس رازی اور ابو زرعہ رازی نے محسوس کیا اور اسے دور کرنا چاہا۔ دونوں نے ابن ابی حاتم کو بٹھایا، وہ ان دونوں سے سوال کرتے جاتے اور وہ دونوں جواب دیتے جاتے۔ یوں ابن ابی حاتم نے ان دو عظیم اماموں کی رہنمائی میں راویوں کے متعلق ائمہ فن کی نصوص کو اکٹھا کیا جن میں جرح و تعدیل کے حکم کی صراحت تھی۔ ابتدائی طور پر ان کے پاس تین ائمہ: ان کے والد (امام ابو حاتم) امام ابو زرعہ اور امام بخاری کی نصوص جمع ہو گئی تھیں۔

پھر انھوں نے ائمہ کی نصوص کا تتبع کیا اور اپنے باپ اور محمد بن ابراھیم سے وہ تمام روایات لے لیں جو انھوں نے عمرو بن علی الفلاس سے روایت کی تھیں، اس میں وہ روایات بھی تھیں جو فلاس نے اپنے اجتہاد سے کہی تھیں اور وہ بھی جو انہوں نے اپنے مشائخ یحیی قطان، عبدالرحمٰن بن مهدی یا ان کے مشائخ امام سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ سے روایت کی تھیں۔

انھوں نے احمد بن حنبل، یحیی بن معین، علی بن مدینی اور محمد بن عبداللہ بن نمیر وغیرہ جیسے تمام ائمہ اور ان کے شاگردوں تک اتصال سند کی کوشش کی، مجموعی طور پر انھوں نے بہت سخت محنت کی کہ اپنے زمانہ تک کے رُواۃ کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے احکام کا احاطہ کر لیں اور یہ سب کچھ وہ صحیح اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں، وہ اسناد جو سماع یا قراءتِ مکاتبت کے ساتھ متصل ہوتی ہیں۔''

آخر میں کہتے ہیں: ''واقعی یہ کتاب اس فن کی ام الکتاب ہے اور سب بعد والوں نے اسی سے مدد لی ہے۔''(۱۲)

منہج کتاب کے بارے میں امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

> ''ہم نے اس کتاب میں جرح و تعدیل کی حکایت کے لیے اہل معرفت اور اہل علم کی طرف رجوع کیا ہے، جن میں سے پہلے متقدمین، پھر متاخرین کا ذکر کیا ہے، یہاں تک کہ یہ حکایت میرے والد اور ابو زرعہ رحمھما اللہ تک پہنچتی ہے، ہم نے ایسے لوگوں کے اقوال کو نقل نہیں کیا جو اس فن کی پوری مہارت نہ رکھتے تھے، ہم نے ہر حکایت کو اس کے بیان کرنے والے اور جواب کو جواب دینے والے کی طرف منسوب کیا ہے۔ جن لوگوں کے متعلق ائمہ سے سوال کیا گیا، ان کے بارے میں ہم نے ائمہ کے اقوال کا جائزہ لے کر ان میں سے ہر ایک کے تناقض کو حذف کر دیا ہے اور ہر مسئول راوی کے بارے میں زیادہ مناسب اور صحیح جواب ذکر کیا ہے۔ بہت سے ناموں کو ہم نے جرح و تعدیل کے بغیر ذکر کیا ہے ان کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ کتاب ان تمام رُواۃ پر مشتمل ہو جن سے علم کو روایت کیا گیا ہے، اس امید پر کہ ان کے بارے میں جرح و تعدیل مل جائے گی تو پھر ہم ان کے (تراجم و حالات کے) ساتھ اسے ذکر کر دیں گے۔ ان شاء اللہ ہم نے تمام ناموں کو حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اگر ایک ہی حرف

میں نام زیادہ تھے تو ان کے باپوں کے ناموں کو حروف تہجی پر ترتیب دے کر ذکر کیا ہے تا کہ طالب کے لیے اپنے مقصود تک پہنچنا آسان ہو اور وہ اپنی ضرورت کے مقام کی طرف توجہ کر سکے۔"

کتاب کے امتیازات

امام ابن ابی حاتم کی یہ کتاب اپنی خوبیوں اور اسلوب کی وجہ سے اس فن کی دیگر کتب پر فوقیت رکھتی ہے۔ کتاب کی تحقیق کرنے والوں میں سے ایک عالم سید ہاشم ندوی اس کتاب کے درج ذیل امتیازات شمار کرتے ہیں:

۱۔ سب سے اہم چیز جس کا مصنف نے اس کتاب میں اہتمام کیا ہے وہ یہ ہے کہ رجال اور رُواۃ کے حالات ذکر کرتے ہوئے ان کی حیثیت کو کم نہیں کرتے بلکہ بہت انوکھے انداز اور صحیح ترین حکم کے ساتھ ان کی حالت کو بیان فرما دیتے ہیں۔ جیسے (ج ۶ ص ۶۳ میں) عبدالواحد بن غیاث کا ترجمہ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام ابوزرعہ سے ان کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ "صدوق" ہے۔

۲۔ انہوں نے رجال پر جرح اور نقد میں انتہائی محتاط قول کو اختیار کیا ہے مثلاً (ج ۶ ص ۲۳) پر عبدالوحد بن قیس کے بارے میں یحیی بن سعید کا قول نقل کیا جس میں وہ کہتے ہیں کہ یہ عبدالواحد وہ ہے جن سے اوزاعی نے بھی روایت کی ہے "یہ کوئی چیز بھی نہ تھا۔"

۳۔ مصنف چونکہ رجال کی معرفت میں سب سے بڑے عالم تھے، اس لیے انہوں نے ایسی باریکیوں کا ذکر کیا ہے جن تک دیگر لوگوں کی رسائی نہیں مثلاً (ج ۶ ص ۲۴) عبدالواحد بن واصل ابوعبیدہ کے ترجمہ میں امام احمد کا یہ قول نقل کرتے ہیں: "ابوعبیدہ الحداد حفظ والا تو نہ تھا لیکن ان کی کتاب صحیح ہے۔ اسی طرح عبدالکریم بن عبدالکریم التاجر کے بارے میں اپنے والد ابوحاتم کا یہ قول نقل کرتے ہیں: "میں اسے نہیں پہچانتا اور ان کی حدیث جھوٹ پر دلالت کرتی ہے۔"

۴۔ ابن ابی حاتم کے پاس عدل کا ترازو ہے جس کی بنا پر وہ آئمہ کے اقوال کو صحیح مرتبہ دیتے ہیں: مثلاً (ج ۶ ص ۲۶) ابوبکر حنفی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کے بارے میں اپنے والد (ابو حاتم) سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں وہ حدیث میں صالح ہیں۔"(۱۳)

یہ ایک طویل ضخامت کی کتاب ہے جو مطبوعہ صورت میں نو (۹) جلدوں میں ہے ہر جلد میں صفحات اوسطاً چار سو ہیں جس میں تقریباً بیس ہزار کے قریب راویوں کے تراجم ہیں، مطبوعہ نسخہ میں اس کے تراجم کی تعداد اٹھارہ ہزار چالیس (۱۸۰۴۰) تک جا پہنچتی ہے اور ہر ترجمہ کی ضخامت مختلف ہے۔ اکثر تراجم دو تین سطروں کے ہیں اور بعض میں زیادہ تفصیل بھی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب کے آغاز میں ایک وقیع مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں اس علم کی استنادی حیثیت، قرآن وسنت سے اس کے دلائل، آغاز وارتقاء اور اہم شخصیات کے حوالے سے تفصیلی بحث کی ہے۔

مقدمہ جرح وتعدیل کے امتیازات

اس مقدمہ میں مصنف نے سنت کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور وضاحت کی ہے کہ یہ قرآن کی شارح ہے۔ اسی طرح صحیح احادیث اور ضعیف احادیث کی پہچان کی ضرورت پر گفتگو کی ہے اور بتلایا ہے کہ ایسا تبھی ممکن ہے جب راویوں کے حالات جانچے جائیں اور یہ کام ماہر ائمہ اور ناقدینِ حدیث ہی کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد مصنف نے راویوں کے مختلف طبقات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ صحابہ کرام کی پاکبازی اور ان کی عدالت کے یقینی ہونے کا ذکر کیا، پھر تابعین، تبع تابعین کی تعریف اور راویوں کے مراتب بیان کیے۔

بعض ائمہ کے ناموں کو ذکر کرنے کے بعد مشہور ائمہ حضرت مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری، شعبہ وغیرہ کے حالات کا ذکر کیا اور ہر ایک کے علم وفضل اور احوال پر مشتمل ایک مبسوط خاکہ تحریر کیا ہے۔

اسی طرح ان مباحث کے دوران نقد، علل اور علم حدیث کی بعض ایسی باریکیاں بھی آ گئی ہیں جو کہ بہت زیادہ فوائد پر مشتمل ہیں، مقدمہ کے امتیازات کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

١۔ اس مقدمہ کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ اس سے محدثین کے طریقہ نقد وروایت کے بارے میں علمی بصیرت حاصل ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ روایت ودرایت میں ان کی جفاکشی اور کردار کیا ہے؟

٢۔ محدثین کے مختلف طبقات میں سے علم حدیث میں بنیادی حیثیت رکھنے والے ائمہ کا ایک جامع اور بھرپور تعارف کروایا گیا ہے جو کہ بہت مفید اور بنیادی نوعیت کا حامل ہے۔

٣۔ خود علم جرح وتعدیل کی استنادی حیثیت کو بیان کیا کہ راویوں کے مختلف اوصاف کا ذکر اور ان کے عیوب کا تذکرہ ایک دینی ضرورت ہے جس کی بنیادیں قرآن وسنت میں موجود ہیں۔

۴۔ صحابہ وتابعین کے عہد میں اس سلسلہ حدیث کو کن مشاہیر عظام نے مختلف بلاد اسلامی میں اپنے اپنے خون سے سینچا اور وہ روایت ودرایت کے منبع اور سرچشمہ ٹھہرے۔

ان اساطین علم وعمل نے اپنی پیہم جستجو سے علم حدیث کو صحت واستناد میں اس معیار تک پہنچا دیا کہ جو نہ صرف مسلمانوں کے لیے قابل فخر ٹھہرا بلکہ اقوام عالم بھی رہتی دنیا تک اس کی ادنی نظیر لانے سے قاصر ہیں، اس مقدمہ میں ان آئمہ محدثین کی سیرت واحوال، دیانت وورع اور زہد وتقوی کی ایک روشن تصویر پیش کر دی گئی ہے۔

۵۔ علم جرح وتعدیل کا تقاضا ہے کہ ناقد حدیث اخبار کے متعلق وسیع اطلاع رکھتا ہو، سابقہ تمام راویوں اورسندوں کا اسے علم ہو کیونکہ راویوں پر جرح وتعدیل ایک مشکل عمل ہے۔ اس مقدمہ سے پتہ چلتا ہے کہ محدثین کو اس علم میں کس قدر شرح صدر حاصل تھا نیز ان کے ہاں کس درجہ انصاف اور یگانگت پائی جاتی ہے۔

مقدمہ کتاب الجرح والتعدیل کے مشمولات

اس مقدمہ میں ذکر کیے جانے والے اہم علمی مباحث درج ذیل ہیں:

نبی کریم ﷺ کا مقام ومرتبہ

اللہ تعالی نے جناب محمد ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے پھر آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے اور آپ کو اس کتاب کا شارح اور مبّین قرار دیا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

''وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ '' (۱۴)

(ہم نے آپ کی طرف اس ذکر (قرآن) کو اس لیے اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے جوان کی طرف اتارا گیا ہے، اسے کھول کر بیان کر دیں۔)

لہٰذا مکہ ومدینہ میں آپ ﷺ ہی مفسر قرآن، کتاب اللہ کے معانی ومراد کو جاننے والے اور احکام میں حلت وحرمت کی تعیین کرنے والے تھے۔ تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے قبل اس ذمہ داری کو احسن طریقہ کے ساتھ پورا کیا اور مخلوق پر اللہ تعالی کی حجت کو تمام فرمادیا۔

سنت اور ائمہ سنت کی پہچان

رسول اللہ ﷺ ہی کتاب اللہ کے معانی اور مراد کی وضاحت کرنے والے ہیں تو اس کی معرفت کا طریقہ صرف یہ ہے رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث اور آپ کے صحابہ کرام کے آثار کی معرفت حاصل کی جائے۔

لیکن صحیح وسقیم کی پہچان کس طرح ہو؟ امام ابن ابی حاتم اس سوال کا جواب دیتے ہیں کہ ایسا کام اس فن میں مہارت رکھنے والے صرف انہی کبار علماء کے نقد کی بنا پر ممکن ہے جنھیں اللہ تعالی نے اس علم کے ساتھ خاص طور پر نوازا اور انھیں اس کی معرفت وپہچان عطا فرمائی۔

امام ابن ابی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ ''لوگوں کی ان خودساختہ احادیث کا کیا بنے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ان کی خاطر ماہر علماء (ہر دور میں) زندہ رہیں گے۔'' اور اہل علم کا ان محدثین کی امامت پر اتفاق ہے۔ (۱۵)

امام ابن ابی حاتم نے مقدمہ میں ایک اہم سوال یہ اٹھایا ہے کہ علماء حجاز اور اہل کوفہ کے درمیان ایک واضح فکری فرق اور اختلاف رہا ہے، تو کیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمھم اللہ بھی ان لوگوں کی ثقاہت وامانت پر متفق ہیں؟ پھر خود ہی اس سوال کا جواب بایں طور دیتے ہیں:

> ''ہاں! ان لوگوں کی امامت وثقاہت پر سب اہل علم کا اتفاق ہے حتی کہ اہل کوفہ بھی اس میں موافقت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس کے بعد امام صاحب نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ''میں نے امام ابوحنیفہ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا، ہاں البتہ وہ مجھ سے ملتے تھے اور کئی چیزوں کے متعلق دریافت کرتے تھے۔''(۱۶)

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ابراہیم بن طہمان سے خصوصی طور پر وہ حدیثیں لکھیں جو وہ مدینہ میں امام مالک سے حاصل کر کے آئے تھے۔(۱۷)

امام ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: امام صاحب کا سفیان ثوری سے سوال کرنا اور امام مالک کی احادیث کو لکھنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے بھی ان کی امامت کو پسند فرمایا۔ اسی طرح خود امام محمد تقریباً تین سال تک امام مالک کے پاس رہے اور ان سے آٹھ سو کے قریب احادیث سماعت فرمائیں۔

رُواۃ کے مابین درجہ بندی

جب کتاب اللہ کے معانی اور سنت رسول اللہ ﷺ کی معرفت بس نقل اور روایت کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے تو لازم ہے کہ عادل، حافظ وضابط راویوں اور ان راویوں کے درمیان فرق کیا جائے جو غافل، سیی ءالحفظ اور جھوٹ بولنے والے ہیں۔ پہلی قسم کی روایات کو قبول کیا جائے گا تاکہ اللہ تعالی کے دین کے حقیقی محافظوں کی پہچان ہو اور اسی پر دینی احکام کی بنیاد ہوگی اور دوسری قسم کے بعض راویوں کی حدیث کو صرف 'اعتبار' کے لیے لکھا جا سکتا ہے، اور باقی راویوں کی کی حدیث رد کر دیا جائے گا۔

راویوں کے طبقات

امام ابن ابی حاتم نے رُواۃ حدیث کو درج ذیل پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ وہ رُواۃ جو راویوں سے متعلق مکمل معرفت رکھنے والے، ماہر بحث وتمحیص ہیں، یہ اہل تزکیہ اور جرح وتعدیل کے امام ہیں۔

۲۔ وہ راوی جو اپنی ذات میں عادل تھے، حدیث کے حفظ وضبط میں اہل ثبت میں سے تھے، یہ اہل عدالت ہیں۔

۳۔ وہ راوی جو اپنی روایت میں صدوق (سچے) ہیں، دین میں متقی اور حافظ ہیں، ان کو کبھی وہم بھی ہو جاتا ہے لیکن آئمہ اور ناقدین نے ان کو قبول کیا ہے، ان کی حدیث بھی قابل حجت ہے۔

۴۔ وہ رواۃ جو صدوق، متقی تو ہیں لیکن ان پر وہم، سہو اور غلطیوں کا غلبہ ہے، ان کی حدیث کو صرف ترغیب وترہیب اور آداب میں لکھا جا سکتا ہے جب کہ حلال وحرام میں ان کی حدیث حجت نہیں۔

۵۔ جنہوں نے اپنا تعلق اس گروہ سے جوڑ لیا تھا جن کے جھوٹ کا پول آئمہ اور ناقدین پر کھل گیا تھا ان کی حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا۔

زمنی طبقات

امام ابن ابی حاتم نے رُواۃ حدیث کو زمانے کے اعتبار سے چار گروہوں میں تقسیم کیا ہے رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ۲۔ تابعین عظام

۳۔ اتباع تابعین ۴۔ ائمہ حدیث

اس کے بعد مصنف نے علم حدیث کے بنیادی ستون کی حیثیت رکھنے والے آئمہ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ امام ابن ابی حاتم نے ان کو زمانہ کی ترتیب سے چار طبقات میں تقسیم کیا ہے اور علم حدیث اور جرح و تعدیل کے ماہر کل اٹھارہ علماء کا تذکرہ کیا ہے جن پر اس علم کی اساس قائم ہے اور وہ پوری امت کے نزدیک متفقہ امام ہیں۔

یہ چار طبقات درج ذیل ہیں:

پہلا طبقہ: (۱) امام مالک بن انس (۲) سفیان بن عیینہ (۳) سفیان بن سعید الثوری (۴) شعبۃ بن الحجاج (۵) حماد بن زید (۶) عبدالرحمٰن بن عمرو الأوزاعی۔[۱۸]

دوسرا طبقہ: (۱) یحیی بن سعید القطان (۲) عبدالرحمٰن بن مہدی (۳) عبداللہ بن مبارک (۴) ابواسحاق الفزاری (۵) أبو مسہر عبدالأعلی الدمشقی (۶) وکیع بن الجراح۔[۱۹]

تیسرا طبقہ: (۱) امام احمد بن حنبل (۲) یحیی بن معین (۳) علی بن المدینی (۴) محمد بن عبداللہ بن نمیر[۲۰]

چوتھا طبقہ: (۱) امام ابوزرعہ الرازی (۲) امام ابوحاتم الرازی۔[۲۱]

اسی پر مقدمہ کتاب الجرح و التعدیل ختم ہوجاتا ہے اور دوسری جلد سے کتاب الجرح و التعدیل کی ابتدا ہوتی ہے لیکن اس کی ابتدا میں ۳۸ صفحات میں ان مباحث کو ذکر کیا گیا ہے جو علم جرح و تعدیل کے اصل الاصول ہیں اور صفحہ ۳۹ باب تسمیۃ من روی عنہ العلم ممن یسمّٰی احمد سے ابجدی ترتیب کے ساتھ رواۃ حدیث کو ذکر کرنا شروع کیا ہے۔

عصر حاضر میں کتاب الجرح والتعدیل سے استفادہ

علم اسماء رجال اور جرح تعدیل کے بارے میں یہ کتاب ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے درج ذیل متعدد طریقوں سے آج بھی یہ ہمارے لیے بہت سا مواد اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ جس میں اہم امور درج ذیل ہو سکتے ہیں:

۱۔ حدیث کی تحقیق اور تصحیح و تضعیف کے لیے یہ بہت اہم کتاب ہے۔ جس سے بے شمار محققین فائدہ

اٹھارہے ہیں اوراس سلسلے میں یہ بنیادی مصادر (Primary Sources) میں شمار ہوتی ہے۔

۲۔ امام ابن ابی حاتم، امام بخاری اور دیگر ائمہ کی ان کتابوں سے ہمیں تالیف کا احسن انداز معلوم ہوتا ہے جس کی ترتیب بہت محکم اور مرتب ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے ابتدا سے ہی بحث وتحقیق کے اصولوں پر کس قدر توجہ دی ہے۔

۳۔ مقدمہ کتاب کے اہم مباحث کو اہل علم اور طلبہ کرام کے حلقہ میں بہت عام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ حدیث نبوی ﷺ اور اس تحقیق کے بارے میں جو شبہات اٹھائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کو سمجھا جاسکے اور واضح ہو کہ اس علم کی بنیادیں قرآن وسنت میں واضح طور پر موجود ہیں۔

۴۔ محدثین کے نقد روایات اور اخبار کے طریقے کو اپنانے کی ضرورت ہے تا کہ کمزور اور باطل چیزوں کو صحیح چیزوں سے الگ کیا اور نسل نو کی راہنمائی صرف اور صرف مستند امور کی طرف ہی کی جائے، حدیث کے علاوہ روایات سیرت اور تاریخ وغیرہ میں بھی ممکنہ حد تک ان اصولوں کو بنیاد بنایا جائے جو کہ تحقیق وتفتیش کے ایسے بہترین اصول ہیں کہ آج تک کوئی بھی قوم اس کا متبادل لانے سے قاصر ہے۔

کتاب الجرح والتعدیل کے بارے میں جدید تحقیقات

عصر حاضر میں اس مایہ ناز کتاب کی علمی اور اساسی حیثیت کے پیش نظر مختلف جامعات نے کئی پہلوؤں سے تحقیق کروائی ہے جسے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم واثرہ فی علوم الحدیث، دکتور رفعت فوزی عبدالمطلب

۲۔ ابن ابی حاتم وکتابہ الجرح والتعدیل، مصادرہ وآثارہ، مھندس حسین عبدالجواد، رسالۃ ماجستیر

۳۔ جھود ابن ابی حاتم الرازی فی العقیدۃ، مامادوکونی، رسالۃ ماجستیر

۴۔ الرواۃ المسکوت عنھم فی کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم

خلاصہ بحث

بہر حال علمی، تحقیقی اور ادبی اعتبار سے یہ فن جرح وتعدیل پر بنیادی نوعیت کی کتاب ہے جس کے مقدمہ میں اصول حدیث کا ذکر ہے اور باقی کتاب میں ابجدی ترتیب میں رواۃ حدیث کے حالات اور روایت حدیث میں ان کے مرتبہ پر بحث ہے۔ اس کتاب کو ہر اسلامی لائبریری کی زینت ہونا چاہیے اور اہل علم کی نظر میں رہنا چاہئے۔ اللہ مصنف کو اس اہم علمی کاوش پر جزا دے اور ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حوالہ جات

۱۔ مقالات علمیہ ص:۲۳۴اور ۲۵۳

۲۔ مسلم بن الحجاج، مقدمہ صحیح مسلم ۱/۱۵

۳۔ احمد بن حنبل، العلل (روایۃ ابنہ عبداللہ) ۳/۳۸۰

۴۔ رامھرمزی، ابومحمد بن خلاد، المحدث الفاصل: ص ۶۰۸

۵۔ الندیم، الفہرست ص: ۶۵٦، ٦۸۴

٦۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ (۷۵۱)

۷۔ سبکی، عبدالوھاب بن علی، تاج الدین، طبقات الشافعیۃ الکبری: ۳/۳۲۵، تحقیق: عبدالفتاح محمد الحلو، ک محمود محمد الطناحی، داراحیاء الکتب العربیۃ

۸۔ بغدادی، اسماعیل باشا، ھدیۃ العارفین: ۵/۵۱۳

۹۔ زرکلی، خیرالدین، الاعلام: ۳/۳۲۴

۱۰۔ کحالہ، عمر رضا، معجم المؤلفین: ۵/۱۷۰

۱۱۔ دیکھئے: یحیی مراد، دکتور، معجم أسماء المستشرقین، ص: ۵۷۴، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۲۰۰۴ء

۱۲۔ معلّمی، عبدالرحمٰن بن یحیی، مقدمہ محقق

۱۳۔ ندوی، ہاشم، سید، ذکر نبذ من امتیازات الکتاب مشمولہ کتاب الجرح والتعدیل ٦/۴۱۳، ۴۱٦

۱۴۔ النحل ۱٦:۴۴

۱۵۔ ابن ابی حاتم، تقدمۃ الجرح والتعدیل: ۱/۳۔۲

۱٦۔ ایضاً ۱/۳

۱۷۔ ایضاً ۱/٦۔۵

۱۸۔ ایضاً ۱/۱۱۔۱۰ اور اس کے بعد ائمہ کے حالات کی تفصیل ہے جو کہ صفحہ نمبر ۱۱ سے ۲۱۹ تک محیط ہے۔

۱۹۔ ان ائمہ کے حالات کی تفصیل تقدمہ میں صفحہ ۲۱۹ سے ۲۹۲ تک ہے۔

۱۲۰۔ ان ائمہ کا تذکرہ تقدمہ میں صفحہ ۲۹۲ سے صفحہ ۳۲۸ تک ہے۔

۲۱۔ ان کے حالات کی تفصیل صفحہ ۳۲۸ سے صفحہ ۳۷۵ تک ہے۔